© rasailojaraid.com

۶۵۰

انتخاب

(۱)

شریعت کا جادہء قویمہ شاہ ولی اللہ کی نظر میں

[مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مدیر ماہنامہ '' الرحیم '' حیدرآباد نے ایک طویل مضمون مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھا ہے۔ اس میں سے حضرت شاہ صاحب کی تحریر کا ایک اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے۔ مدیر]

...... اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ ہر ایک فقہی مذہب میں ظاہر اور شاذ دونوں ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں ظاہر الروایۃ وہ ہے جس کو اصول خمسہ نے جمع کیا ہو، اور امام محمد نے بصراحت یہ کہا ہو کہ یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے، یا اس پر ان کا اعتماد رہا ہے۔ امام مالک کے مذہب کا ظاہر الروایۃ وہ ہے، جس کی ابن قاسم نے صراحت کی ہو۔ یا مدونہ میں (اس کے متعلق) یہ رائے پائی جائے کہ یہ امام مالک کا وہ قول ہے جس پر ان کا اعتماد رہا ہے۔ امام شافعی کے مذہب کا ظاہر الروایۃ وہ ہے، جس پر شیخین یعنی رافعی اور نووی دونوں نے اعتماد ظاہر کیا ہو اور یہ صراحت کی ہو کہ یہ شافعی کا مذہب ہے۔ اور ان کا مشہور اور معمول بہ قول ہے۔ ان کے سوا اگر کوئی روایت غیر مشہور لوگوں سے یا ایسے لوگوں سے ملے، جو ان ائمہ کے مذاہب پر عبور نہیں رکھتے، تو وہ شاذ روایت کہلائے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی طرح شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیمات کی دو قسمیں ہیں : ظاہر اور شاذ۔ ظاہر شریعت کے لئے چند مراتب ترتیب دئیے گئے ہیں ۔ (۱) اقویٰ یعنی سب سے قوی تر تو وہ ہے جو قرآن مجید کی نص میں اس طرح پائی جائے کہ اس کے سمجھنے میں کوئی خفا نہ ہو۔ (۲) دوسرے مرتبے پر ظاہر شریعت وہ ہے، جو احادیث مستفیضہ صحیحہ سے ماخوذ ہو اور یہ احادیث صحیح بخاری، صحیح مسلم نیشاپوری اور موطا امام مالک میں اس طرح مروی ہوں کہ ان میں تعارض نہ ہو اور روایات کے الفاظ اختلاف فاحش سے مبرا ہوں۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان میں یہ چار شرائط پائے جائیں:۔ وہ اپنے معنی اور مراد میں واضح ہوں۔ اہل لسان پر ان کا مطلب پوشیدہ نہ ہو اور وہ مشہور روایات ہوں، جنہیں صحابہ میں سے تین یا تین سے زیادہ نے روایت کیا ہو۔ پھر ہر طبقے میں ان کے راوی بڑھتے گئے یہاں تک کہ حفاظ حدیث اور نقاد فقہاء کا طبقہ آگیا۔ اور وہ ان سے راضی ہوئے اور ان کے قائل ہوئے۔ اور وہ احادیث ان تین کتابوں میں مروی ہوں۔ کیونکہ ان تین کتابوں کی اسلام میں وہ شان ہے جو دوسری کتابوں کی نہیں ہے۔ اور علمائے حدیث و فقہ کے ہاں ان کتابوں کی وہ مقبولیت ہے جو دوسری کتب کی نہیں اور ان کتابوں کی وہ صحت ہے کہ اس جیسی صحت دوسری کتابوں میں نہیں دیکھی گئی۔

کتب حدیث کی ان تین کتابوں کے ساتھ قوم کا جو اہتمام رہا، وہ دوسری کتابوں کے ساتھ نہیں رہا۔ ان کتابوں کی شرح غریب، ضبط مشکل، تخریج فقہ اور راویوں کے بیان پر خاص زور دیا گیا۔ یہ ایسی بات ہے جس سے صرف وہ نا آشنا ہوسکتا ہے، جو قوم کے مدارک سے اجنبی ہو۔ مزید یہ کہ احادیث نبویہ میں تعارض نہ ہو۔ ان کتابوں میں خاص طور پر آپس میں کوئی ٹکراؤ نہ ہو......

یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر شریعت اور آپ ص کے سنن کا جادۂ قویمہ ہے، جس کا برسر رشد و ہدایت ہونا اس قدر ظاہر و باہر ہے کہ جو بھی اس کا مخالف ہوگا، اس کا قول مردود سمجھا جائے گا......

(ماہنامہ الرحیم جنوری سنہ ۱۹۶۵ ء)

© rasailojaraid.com